إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۲۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۸ | ۳ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ۲ شعبان ۱۳۵۹ ھ | ۳ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۲۴

اہلِ مغرب میں مذہب اور ایمان باللہ کی ضرورت کا احساس

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

خداوند عالم سے زیادہ رحیم و کریم ہستی کوئی نہیں۔ ہر انسان اس کی مخلوق ہے۔ اور اسے اپنی مخلوق سے اس سے بہت زیادہ محبت ہے۔ جو ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہو سکتی ہے۔ دُنیا پر بالعموم اور مختلف اقوام اور ممالک پر بالخصوص مختلف اوقات میں جو عذاب نازل ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بعض لوگ خدا تعالےٰ کی رحیمیت اور کریمیت کی وسعت کے متعلق "تذبذب" میں پڑ جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک سختی ہے۔ جو بندوں پر ہو رہی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اگر کسی ملک یا قوم کے لئے ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں۔ جو تکلیف دہ۔ اور نقصان رساں ہوں۔ تو یہ اسی رنگ میں ہوتا ہے۔ جیسے کوئی ہمدرد اور نیک نیت ڈاکٹر کسی مریض کے پھوڑے کو شگاف دے کر اس میں سے گندہ مواد نکالتا ہے اور اس طرح اس کی صحت کی درستی چاہتا ہے

اس وقت جو جنگ جاری ہے اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ ہولناک عذاب ہے ایسی مصیبت ہے جس کی نظیر شاید ہی مل سکے۔ لیکن اس میں بھی انسانوں کی بہتری ہے۔ ان قوموں کی بہتری ہے۔ جو براہِ راست اس کا نشانہ ہیں۔ یہ لوگ زندگی کے مقصد سے اس قدر دُور جا رہے تھے۔ اور ضلالت و گمراہی کے ایسے عمیق غار میں گرے ہوئے تھے۔ کہ اگر انہیں راہِ راست پر لانے کا موقعہ نہ دیا جاتا۔ تو ان کی زندگی کا مقصد بالکل فوت ہو جاتا۔ اور ان کی زندگی تو گویا رائیگاں جا ہی رہی تھی۔ ان کی آئندہ نسلوں کی تباہی اور بربادی بھی یقینی اور قطعی تھی۔ اس لئے رحیم و کریم خدا اور مہربان خالق و مالک کی اس محبت نے جو اسے اپنی مخلوق سے ہے جوش مارا اور اس نے ان لوگوں کو عارضی تکالیف میں ڈال کر ان کے لئے واقعات کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنے کے مواقع پیدا کر دیئے۔ تا کہ جو غلط فہمیاں مادہ پرستی کی وجہ سے ان کو مقاصدِ زندگی۔ اور اپنے خالق و مالک کے آستانہ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ وہ رفع ہو جائیں۔ اب یہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں یہ ان کا اپنا کام ہے۔ خدا تعالےٰ اس بارہ میں کسی پر کوئی جبر نہیں کرتا۔ لیکن آثار و قرائن سے نظر آ رہا ہے۔ کہ بعض لوگوں کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اور ان کی بینائی پر مادیت کی ترقی کے جو پردے پڑے ہوئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھتے جا رہے ہیں:۔

جنگ کے ابتدائی مراحل پر ملک معظم۔ وزیر ہند اور وائسرائے ہند کی طرف سے دُعاؤں کے لئے درخواستیں اور اپیلیں اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ پھر ایک گذشتہ پرچہ میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ جب فرانس میں جنگ جاری تھی۔ تو لوگ عبادتگاہوں۔ اور مذہبی مراکز کی طرف جوق در جوق جاتے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگتے تھے۔ اس طرح کی اور درجنوں باتیں ہیں۔ جو ظاہر کرتی ہیں۔ کہ مغرب کے مادہ پرست خدا اور مذہب کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور ٹھوکریں کھانے کے بعد یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مادی قوتوں پر بھروسہ اور تکیہ ایک خطرناک بھول ہے۔ حال ہی میں سر روجر لملے گورنر بمبئی نے عیسائیوں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اس جنگ نے جس طرح خدا سے خوف کھانے والی زندگی کی اہمیت آشکارا کی ہے۔ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ ہم نے خدا سے انکار کا نتیجہ بھی دیکھ لیا۔ اور اس انکار کی زندگی نے جو عذاب جرمنی پر نازل کیا ہے۔ وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ جرمنی کی دہریت نے جنگ کو جس قدر مزین کر کے دکھایا ہے۔ اس کی نظیر سابقہ زمانوں میں ملنی دشوار ہے۔ مختصر الفاظ میں عرض کرونگا۔ کہ ہم سب نے مذہب کی ضرورت محسوس کر لی ہے۔ یہ ضرورت پہلے اس قدر محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت ہمیں اس اطمینان اور الہام کی ضرورت ہے۔ جو کلیسا اور چرچ کے آستانہ سے ملتا ہے"۔

(ہندوستان ٹائمز ۲۔ ستمبر)

چرچ اور کلیسا کے آستانہ سے الہام ملتا ہے یا نہیں۔ اس بات کو فی الحال جانے دیجئے۔ لیکن اتنا تو ثابت ہو گیا۔ کہ بڑے بڑے مدبر اور بڑی طاقتوں اور قوتوں کے لوگوں پر بھی اس جنگ نے مذہب اور خدا تعالےٰ پر ایمان کی ضرورت و اہمیت واضح کر دی ہے۔ اور

وہ خدا تعالیٰ سے انکار کا خوفناک انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ تقلید مغرب اور تہذیب و فیشن کا لازمہ سمجھ کر ہندوستان کے جو تنگ نظر اور کوتاہ فہم مذہب سے بیگانگت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور مذہب کو ترقی کی راہ میں حائل سمجھتے ہیں۔ انہیں ان باتوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور مذہب کی ضرورت نیز خدا تعالیٰ پر ایمان کی اہمیت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے

ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی گرفت جب بڑے بڑوں کے کس بل نکال دیتی اور ان کے حواس درست کر دیتی ہے تو وہ بے چارے کس شمار قطار میں ہیں۔ ایک ہی جھٹکے میں اتنا عظیم الشان انقلاب مادہ پرستوں کی ذہنیتوں میں نظر آنے لگا ہے اگر ان باتوں سے عبرت حاصل کر کے انہوں نے اپنی ذہنیتوں میں تبدیلی نہ کی تو ممکن ہے کہ ان کے لئے بھی ویسے ہی حالات کی پیدائش ضروری ہو جائے ؎

مدینۃ المسیح

قادیان یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور سردرد اور نزلہ کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اچھی ہے۔

ام وسیم حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ۱۰۴ درجہ کا بخار ہے۔ اور سخت گھبراہٹ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے ذکر حبیب پر تقریر کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بیان فرمائیں۔

آج خان عبدالعزیز خانصاحب کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی لمبی خدمات کے بعد ریٹائرڈ ہونے پر اساتذہ ہائی سکول نے ایڈریس اور پارٹی دی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی صدارت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا خان صاحب نے جواب دیا۔ آخر پر جناب صدر نے خان صاحب کے متعلق اپنے ذاتی تاثرات کا ذکر فرمایا۔ اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

خدا کے فضل اور احباب کی توجہ سے احمدیہ ٹیریٹوریل فورس میں گذشتہ دنوں احمدی نوجوانوں کی جو ضرورت پیدا ہوئی وہ بہت حد تک پوری ہو گئی ہے۔ اب چند نوجوانوں کی ضرورت باقی ہے۔ ضلع گورداسپور کی جملہ جماعتوں کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۵ اکتوبر بروز ہفتہ ہرچووال میں صبح نو بجے بھرتی ہوگی۔ میری کوشش ہے کہ اس تاریخ کو تمام کمی پوری کر دی جائے۔ پس عہدیداران اور ذی اثر احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت سے صحت جسمانی کے لحاظ سے جو بہترین نوجوان ہوں ان کو لے کر ۴ اکتوبر جمعہ کے دن قادیان پہنچ جائیں۔

خاکسار مرزا شریف احمد

خان غلام محمد خانصاحب آف میانوالی کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان غلام محمد خان صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی وچیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بھکر ۳۰ ستمبر کی شام کو مرض کاربنکل سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پرانے احمدی تھے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے مشرف تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے ہم زلف ہونے کا شرف بھی رکھتے تھے۔

ہمیں اس صدمہ میں خانصاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دین و دنیا میں کامیابی کی دعا کریں ؎

حضرت امیر المومنین کی صحت

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات

اے مرے آقا! اے مرے دلدار
مال و اولاد و جان تجھ پہ نثار

بالیقیں تو ہے مصلح موعود
تجھ سے وابستہ قوموں کی ہے سدھار

حسن و احسان میں نظیر مسیح
مثل یوسف ہو دلبر و دلدار

عدل و انصاف میں ہو "فضل عمرؓ"
عزم و جرأت میں حیدرؓ کرار

"ولیم کانکرر" کا تجھ کو لقب
"عبد مکرم" بھی اور "برق" آثار

بہر تقویم ملت بیضاء
بہر تخریب فتنۂ کفار

منتظر ہے ترے اشارے کا
احمدیت کا لشکر جرار

اہل تقوےٰ و اہل حق کے لئے
ہے زباں تیری ابر گوہر بار

بہر اعدائے ملت احمدؐ
ہے قلم تیرا تیغ جوہر دار

قلب تیرا ہے مہبط الہام
تیری پیشانی مطلع انوار

تیری خوشنودی۔ حق کی خوشنودی
تیری ناراضگی دلیل تبار

تیرے انوار کی نہیں تعدیل
تیرے اوصاف کا نہیں ہے شمار

موجزن آج تیرے دل میں ہے
علم قرآں کا قلزم زخار

اہل ایماں کا آج تو رہبر
اہل تقوےٰ کا آج تو سردار

اہل دیں کا ہے آج تو مأمن
اہل قرآں کا آج تو ہے حصار

ہے تری ذات۔ مرکز امید
قوم کی زندگی کا تجھ پہ مدار

اتنی جلدی ہے یہ سفر کیسا؟
آپ جس کے لئے ہوئے تیار

آپ تیار ہی سہی۔ لیکن
قوم اس کے لئے نہیں تیار

ہم ابھی تک ہوئے نہیں۔ آقا!
روشناس ثوابت و سیار

تیرے بن شان احمدی کیسی؟
تیرے بن کیسی کفر پر یلغار؟

قوم کا بوجھ کون اٹھائے گا؟
کون ہوگا غریبوں کا غمخوار؟

دین احمدؐ کے غم میں گھل گھل کر
کون برسوں رہے گا شب بیدار؟

کس سے ہم جا کے مشورے لینگے؟
کس سے سیکھیں گے دین کے اسرار؟

آنے والے فتن کی ڈٹ کے خبر
کون رکھے گا قوم کو بیدار؟

ختم کس کی دعا سے ہوگی
اہل یورپ کی جنگ اور پیکار؟

اور کس کی دعا سے ٹوٹے گی
ہٹلر ظلم کیش کی تلوار؟

الغرض کون تیرے بن ہوگا
باعث رونق گل و گلزار؟

گو یہ سچ ہے کہ دار فانی سے
ایک دن جانا۔ سب کو ہے ناچار

لیک ارشاد ینفع الناس
پڑھ کے آتا ہے میرے دل کو قرار

دل سے میرے نکلتی ہے یہ دعا
رحمتیں حق کی تجھ پہ لاکھوں ہزار

ہمنوا میرا اس دعا میں ہے
قلب خادم۔ غلام کارگزار

"تم سلامت رہو۔ ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار"

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کے متعلق ضروری احکام

چونکہ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ضروری احکام افادہ عام کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ رمضان کے روزے ہر عاقل بالغ مرد عورت کے لئے فرض ہیں۔ جو ان کا انکار کرے۔ وُہ کافر ہے۔ اور جو عمداً بلا وجہ نہ رکھے۔ وُہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ جو شخص بیمار۔ یا مسافر ہو۔ وُہ روزے قضا کرکے اور دنوں میں رکھ سکتا ہے۔ اور جو دائم المریض یا پیر فرتوت ہو۔ یا حاملہ یا دُودھ پلانے والی عورت ہو۔ ان کی قضا یہ ہے۔ کہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔

رمضان میں بھول کر ایسا کام کرنا جس سے روزہ ٹوٹتا ہو۔ جیسے کھانا پینا اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر کوئی غلطی سے وقت سے قبل روزہ افطار کردے۔ تو ایسے شخص کو ایک دن کا روزہ رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر رمضان شریف میں روزہ رکھنے کے بعد بلا شرعی عذر جان بوجھ کر روزہ توڑ دے۔ تو ایسے شخص کا کفارہ یہ ہے کہ وُہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ یا غلام نہ ملے۔ تو ساٹھ دن کے متواتر اور لگاتار روزے رکھے۔ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

رمضان میں دن کے وقت کھانا پینا۔ اور جماع کرنا حرام ہے۔ سحری کھانا روزہ کے لئے شرط نہیں۔ بلکہ مستحب امر ہے۔ اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ سحری نہ کھانے کے عذر سے چھوڑتا ہے۔ تو وُہ ویسا ہی گناہ گار ہے۔ جیسا کہ وُہ جو جان بوجھ کر روزہ نہ رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعامل سے سفر کی حد گیارہ میل ثابت ہوتی ہے۔ اور مرض کی حد یہ ہے کہ جس سے سارے بدن میں تکلیف ہو مثلاً بخار یا کسی ایسے عضو میں تکلیف ہو جس سے سارا جسم بے قرار ہو۔ جیسے آنکھ کا درد۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۵۹ و فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۶)

جو لوگ مزدوری پیشہ یا زمینداری کا کام کرتے ہوں۔ اور رمضان میں ان کو ایسی مشقت کا کام ہو۔ کہ اگر وُہ اس کام کو چھوڑ دیں۔ تو فصل ضائع ہو جاتی ہو۔ اور اگر کام کریں۔ تو روزہ نہ رکھ سکتے ہوں۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وُہ گیارہ مہینے میں اتنی کمائی کریں۔ کہ ایک ماہ مزدوری اور مشقت سے رہائی پا سکیں۔ اور زمیندار اپنی بجائے کسی اور کو کھڑا کریں۔ لیکن جو شخص کسی طرح بھی مشقت سے رہائی نہ پا سکے نہ وُہ اپنا قائم مقام کسی دوسرے کو کر سکے۔ اور نہ وُہ اس مشقت کے ساتھ روزہ کو نباہ سکے۔ تو ایسا شخص بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے رُو سے بیمار۔ اور مسافر کے حکم میں ہے۔ جب اس کو سال میں آسانی ہو۔ ان دنوں میں روزے پورے کرے (فقہ احمدیہ صفحہ ۵۹ و فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۸)

جس شخص کا سفر اس کی ملازمت کے فرائض یا کسب میں داخل ہو۔ جیسے محکمہ ریلوے میں ڈاک کے ملازم۔ ڈرائیور۔ گارڈ۔ یا ہرکارے یا دورہ کرنے والے حکام۔ ان کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ یہ ہے۔ کہ وُہ مسافر نہیں۔ ان کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۵۹)

رمضان کی ابتداء اور انتہاء کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد مبارک یہ ہے۔ کہ ابتداء کے لئے رمضان کا چاند دیکھیں۔ اور اگر بادل ہو۔ تو شعبان کے تیس دن پورے کرکے رمضان شروع کیا جائے۔ انتہائے رمضان ماہ شوال کا چاند دیکھنے سے ہے۔ اور اگر بادل ہو۔ تو رمضان کے تیس دن پُورے کرنے چاہئیں۔ شوال کا چاند دیکھنے میں دو مسلمانوں کی گواہی کافی ہے۔ شک کی بناء پر رمضان کی ابتداء منع ہے۔ یعنی اگر شعبان کی آخری تاریخ کسی شخص کو یہ شبہ ہو۔ کہ شائد رمضان شروع ہو گیا ہو۔ اس لئے میں روزہ رکھوں۔ تو یہ جائز نہیں ہے۔

مندرجۂ ذیل امُور بحالتِ روزہ جائز ہیں:۔

آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ نہانا تر کپڑا اوپر لینا۔ بدن کو تیل ملنا۔ حجامت بنوانا۔ پچھنے یا سینگی لگوانا (سرمہ لگانے کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ "مکروہ ہے"۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۸) خوشبو سونگھنا اور لگانا۔ اگر بحالتِ روزہ سو جانے پر احتلام ہو جائے۔ تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کلی کرنا یا کوئی چیز منہ میں ڈالنا جس کا مزہ ہو۔ بشرطیکہ حلق میں نہ اُترے۔ اس سے بھی کوئی حرج نہیں۔

مندرجہ ذیل امُور روزہ میں ناجائز ہیں:۔

جان بوجھ کر کھانے پینے۔ قصداً قے کرنے اور حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ غیبت کرنا۔ فحش گوئی کرنا۔ فضول و بے ہودہ کام کرنا چغلی کھانا۔ لڑائی جھگڑا کرنا وغیرہ روزہ کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ اگر کوئی لڑائی کرے۔ یا گالی گلوچ دے۔ تو اسے کہہ دینا چاہیئے۔ کہ میں روزہ دار ہوں۔

اگر کوئی شخص سفر یا بیماری میں روزہ رکھے۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوےٰ یہی ہے کہ وُہ روزہ نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو پھر روزہ رکھ لینا چاہیئے۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۶۲)

سفر کرنے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسافر قطع مسافت میں مشغول ہو۔ اور اگر سفر میں کہیں ٹھہر جائے۔ اور ٹھہرنا اس کا چودہ روز سے زیادہ نہ ہو۔ اس حالت میں روزہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کے لئے بھی بہتر ہے۔ کہ رخصت پر عمل کرے (فقہ احمدیہ حاشیہ صفحہ ۶۳)

جو شخص روزہ نہ رکھ سکے۔ وہ فدیہ دے۔ زر فدیہ خواہ یتیم اور مسکین فنڈ میں قادیان بھیجا جائے۔ اور خواہ اپنے شہر کے مساکین کو دے۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۳۷)

روزہ کا شروع فجر کے ظاہر ہونے سے ہے۔ یعنی جب مشرق کی طرف سے صبح کی روشنی مشرق کے کنارے پر ظاہر ہو۔ اور افطاری کا وقت سُورج کا غروب ہونا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ اس وقت تک اچھی حالت میں رہیں گے جب تک روزہ افطار کرنے کے وقت جلدی کریں گے۔ سحری کا کھانا مبارک کھانا ہے۔ اس لئے ضرور کھانا چاہیئے ہاں اگر بیدار نہ ہو سکیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے۔ اور اس کے ذمہ نذر یا رمضان کے روزے ہوں۔ تو اس کے وارثوں کے لئے جائز ہے۔ کہ وُہ میت کی طرف سے رمضان اور نذر کے روزے رکھیں۔ اور اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ تو میت کی طرف سے فی روزہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کردیں

نماز تراویح کوئی الگ چیز نہیں بلکہ تہجد کی نماز کو ہی کہا جاتا ہے۔ اس کی افضل ادائیگی وہی ہے۔ جو رات کے آخر حصہ میں پڑھی جائے۔ جس میں لمبا قیام تلاوتِ قرآن اور لمبی دُعا ہو۔ یہ بھی جائز ہے۔ کہ مسجد میں کسی حافظ یا قرآن خوان کی اقتداء میں عشاء کی نماز کے بعد یا سحری کے وقت پڑھی جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رض کے وقت میں ایسا ہوتا رہا۔ اور قادیان میں بھی اس طریق پر عمل کیا جاتا ہے۔ تراویح پڑھانے والے کے ساتھ تراویح کے عوض میں کوئی رقم مقرر نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں تراویح کے ختم ہونے پر اس کی کچھ خدمت کر دی جائے۔ تو اس میں مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابۂ کرامؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فدائیت کے چند نظارے

بعض غیر مسلم مورخین نے اسلامی جنگوں سے یہ نتیجہ نکالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ مسلمان تلوار ہاتھ میں لیتے تھے اور جو غیر مسلم ملتا تھا۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیتا تو فبہا ورنہ تلوار کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ افسوس ہے۔ کہ بعض سطحی نظر رکھنے والے مولویوں نے بھی اپنی کم فہمی سے اس اعتراض کو کئی رنگ میں اسے تقویت پہونچائی ہے حالانکہ حقیقت صرف اس قدر ہے۔ کہ جب سارا عرب چند مٹھی بھر خدائے واحد کے پرستاروں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہو گیا۔ تو ہجرت کے دوسرے سال ماہ صفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دفاعی رنگ میں جنگ کرنے کی اجازت ملی۔ اور چونکہ لڑائیوں میں اللہ تعالے نے مسلمانوں کی غیر معمولی نصرت اور تائید فرمائی جو قبیلہ تلوار لے کر اسلام کو مٹانے کے لئے اٹھا وہ خود تلوار سے مٹا دیا گیا۔ جو قوم مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے نکلی۔ وہ خود تباہی کے گھاٹ اتار دی گئی۔ اس لئے بعض متعصب مورخین اور بعض نادان ملانوں نے یہ تصور کر لیا۔ کہ گویا اسلام کی اشاعت تلوار سے ہوئی۔ حالانکہ قرآن کریم اس خیال کو جھٹلاتا ہے۔ احادیث اسے غلط قرار دیتی ہیں۔ تاریخ اس کی مکذب ہے۔ اور خود مسلمانوں کی کمزوری اور مظلومیت سراسر اس کے خلاف شہادت دیتی ہے۔ اور یہ تمام شواہد اس بات کا بیّن ثبوت ہیں۔ کہ مسلمانوں کو متواتر اور مسلسل ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنا کر دفاعی رنگ میں تلوار اٹھانے کے لئے مجبور کیا گیا۔

ایک اور جہت سے بھی اگر اس سوال پر غور کیا جائے۔ تو یہ اعتراض بالکل بے حقیقت ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والے صحابۂ کرام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فدائیت کے نظارے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کو جبراً کسی مذہب میں داخل کیا جائے۔ اس کا دل اس مذہب میں کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اور نہ وہ اس مذہب کی خاطر شاندار قربانی کر سکتا ہے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر وہ شاندار قربانیاں کیں۔ کہ ان کا مطالعہ کر کے ہر انصاف پسند انسان کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ غیر مسلم مؤرخین کا مندرجہ بالا اعتراض بالکل باطل ہے۔ اور کہ صحابہ کرام نے کسی جبر کے ماتحت نہیں۔ بلکہ اسلام کو حق سمجھ کر قبول کیا۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

—(۱)—

مکہ کا سردار ابوجہل بہت مشہور ہے یہ وُہ شخص تھا جس نے اپنی تمام طاقت اسلام کو مٹانے میں صرف کر دی۔ اور بالآخر جنگِ بدر میں مارا گیا۔ اس کا بیٹا عکرمہ بھی اسلام دشمنی میں اس سے کچھ کم نہیں تھا۔ یہ بھی اپنے باپ کی طرح ہر لڑائی میں مسلمانوں کے خلاف لڑا۔ اور بالآخر فتح مکہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ذلت سمجھ کر بھاگ گیا۔ اس کی بیوی روتی ہوئی بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئی۔ اور اپنے خاوند کے لئے آپ سے معافی کی خواستگار ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وسیع رحمت بھلا عورت کی درخواست کو کیسے رد کر سکتی تھی۔ آپ نے اسے معاف کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذرہ نوازی کا عکرمہ کے دل پر ایسا اثر ہوُا۔ کہ وُہ مسلمان ہو گیا۔ پھر اس کے اخلاص کا یہ عالم تھا۔ کہ جب اسے ایک زمانہ میں مسلمانوں کی طرف سے ہو کر باغیوں کے ساتھ لڑنا پڑا۔ تو اس نے اسلام کی خاطر وہ بے نظیر جاں نثاریاں کیں کہ بے اختیار دل سے اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ ایک جنگ میں سخت گھمسان کا رن پڑا۔ لوگ اس طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ جیسے درانتی کے آگے گھاس۔ ایسی حالت میں عکرمہ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر قلب لشکر میں جا کودا۔ بعض مسلمانوں نے اسے منع کیا۔ مگر بولا میں لات و عزا کی خاطر محمد رسول اللہ سے لڑا ہوں۔ آج خدا کے رستے میں لڑتے ہوئے پیچھے نہیں رہونگا مالی قربانی کا یہ حال تھا۔ کہ جب غنائم میں سے عکرمہ کو کوئی حصہ ملتا۔ تو وہ صدقہ و خیرات میں اور خدمتِ دین میں صرف کر دیتے۔ اور کہتے کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ میں نے خدا کے دین کے خلاف اپنے اموال کو صرف کیا۔ اب مجھے موقعہ ملا ہے۔ کہ اس کے دین کی تائید میں خرچ کر دوں۔

—(۲)—

جنگ اُحد کے بعد قبائل عرب میں اسلام کے خلاف شورش بہت بڑھ گئی۔ اور متعدد قبائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برسرِ پیکار ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ انہی ایام کا ذکر ہے۔ کہ قبائل عضل اور قارہ کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے قبائل کے لوگ اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر چند آدمی ہمیں دین سکھانے کے لئے ہمارے پاس بھیجدیں۔ آپ نے دس قاریوں کی ایک پارٹی بھیجنے کا انتظام فرما دیا۔ جب یہ پارٹی مقام رجیع پر پہونچی۔ تو قبیلہ بنو لحیان کے دو سو سواروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ یہ صحابی فوراً ساتھ کے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ آٹھ تو ان میں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ لیکن دو نے جن کا نام خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ تھا۔ کفار کے وعدہ پر اعتماد کر کے اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا۔ مگر انہوں نے ان کے اترتے ہی بد عہدی کر کے ان کو اپنی کمانوں کی تندیوں سے جکڑ لیا۔ اور اہلِ مکہ کے ہاتھ جا کر بیچ دیا۔ چنانچہ خبیب کو تو حارث بن عامر کے لڑکوں نے خرید لیا۔ کیونکہ ان کے باپ کو خبیب نے جنگِ بدر میں قتل کیا تھا۔ اور زید کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا۔ دورانِ قید کا واقعہ ہے کہ ایک دن حضرت خبیب نے اپنی ضرورت کے لئے حارث کی ایک لڑکی سے استرا مانگا۔ اس نے دے تو دیا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوُا۔ کہ اسی وقت حارث کا ایک خورد سال بچہ کھیلتا ہوُا خبیب کے پاس آ گیا۔ حضرت خبیب نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ بچے کی ماں نے اس حالت میں دیکھ کر کانپ اٹھی۔ اور اس نے سمجھا۔ کہ اب بچے کی خیر نہیں۔ خبیب فوراً سمجھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ ”کیا تم خیال کرتی ہو کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا؟ نہیں انشاء اللہ ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔“

خبیب کے اعلےٰ اخلاق کا حارث کی بیوی پر ایسا اثر ہوُا۔ کہ وُہ ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ ایسا اچھا قیدی میں نے اپنی عمر بھر نہیں دیکھا۔ پھر جب خبیب کو قتل کرنے کے لئے باہر کھلے میدان میں لے گئے۔ تو آپ نے توجہ اور حضور قلب سے دو رکعت جلد جلد نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ ”میرا دل تو چاہتا تھا کہ میں نماز کو ذرا لمبا کر دوں۔ مگر اس خیال سے کہ یہ لوگ یہ نہ کہیں میں نے موت کے ڈر سے ایسا کیا ہے۔ میں نے جلدی کی ہے“ اس کے بعد حضرت خبیب نے یہ شعر پڑھتے ہوئے گردن جھکا دی ؎

وما ان اُبالی حین اُقتل مسلماً
علیٰ ایّ شقٍ کان للہ مصرعی
وذالك فی ذاتِ الإلٰہ ان یشأ
یبارك علیٰ اوصال شلوٍ ممزّع

یعنی جب میں اسلام کی راہ میں اور مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں۔ تو مجھے یہ پروا نہیں ہے۔ کہ میں کس پہلو پر ہو کر گروں یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے ٹکڑوں پر برکات نازل کرے گا۔

دوسری طرف جب زید بن دثنہ پر تلوار چلنے لگی۔ تو ابوسفیان نے انہیں کہا ”کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم بچ جاؤ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری بجائے قتل کئے جائیں؟“ زید کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اور فوراً غضبناک ہو کر بولے۔ ”ابوسفیان تم یہ کیا کہتے ہو خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ میرے بچنے کے عوض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ایک کانٹا بھی چبھے“ روایت ہے کہ ابوسفیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ووکنگ مشن لنڈن اور غیر مبایعین

غیر مبایعین غیر ممالک میں اپنے تبلیغی مشنوں کا حیید فخر کرتے ہیں۔ تو ووکنگ مشن کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ ان کا مشن کبھی تھا۔ نہ ان کا اس سے کوئی تعلق یا واسطہ ہے۔ حال ہی مجھے ووکنگ مسلم مشن کے سیکرٹری صاحب کی ایک چٹھی دستیاب ہوئی۔ جس میں انہوں نے صاف طور پر لکھا ہے کہ اس سے غیر مبایعین کا کوئی تعلق نہیں۔ نہ آج اور نہ آج سے پہلے کبھی۔

محولہ بالا چٹھی کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ ایک غیر احمدی صاحب اپنی کچھ جائداد کسی خادم اسلام جماعت کے نام وقف کرنے کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے اس خیال اور ارادے کا علم کسی طرح غیر مبایعین کو ہوا۔ تو انہوں نے اپنی خدمات اسلامی اور ووکنگ مسلم مشن کی کامیابی کے مناظر دکھا کر جائیداد مذکورہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ صاحب جائیداد نے کہا۔ میں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا قائل نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے نام اپنی جائداد وقف نہیں کرسکتا۔ اس پر غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ قادیان کو برا بھلا کہتے ہوئے صاحب مذکور کو یقین دلانا چاہا۔ کہ ہم تو (معاذ اللہ) مدعی نبوت کو کاذب وغیرہ مانتے ہیں۔

صاحب جائیداد نے کہا۔ کہ میرے نزدیک تم دونوں فرقے ایک ہی ہو۔ صاحب جائیداد کے اس جواب نے ان کی امیدوں پر تو پانی پھیر دیا۔ اور ووکنگ مشن کے سیکرٹری صاحب نے لکھا:

"برادرم مکرم ...... کا گرامی نامہ جس میں آپ کا والا نامہ بھی ملفوف تھا۔ مل گیا جملہ کوائف سے اطلاع ہوئی۔ اس غلط فہمی کا ازالہ میرا فرض ہے۔ کہ ووکنگ مسلم مشن ٹرسٹ کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے قطعاً کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہاں جہاں اور مختلف فرقہائے اسلام یعنی حنفی۔ شافعی۔ شیعہ احباب اس مشن کے ٹرسٹی ہیں وہاں پر جناب مولینا مولوی محمد علی صاحب بھی ایک ٹرسٹی ہیں۔ یہ امور میں ایک ذمہ وارانہ حیثیت سے عرض کر رہا ہوں...... ہم کو اس وقف کے کام میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے کسی رکن یا مرزا مسعود بیگ صاحب یا کسی اور سے مشورہ طلب نہیں کرنا۔ ووکنگ مشن ٹرسٹ کے ممبران مجلس منتظمہ اور ٹرسٹیوں نے اس معاملہ میں مشن کا مفاد ملحوظ نظر رکھکر فیصلہ کرنا ہے"

کیا اہل پیغام بتائیں گے کہ ووکنگ مسلم مشن کس کا ہے؟ اگر ان کا ہے تو اس مشن کے سیکرٹری صاحب کیوں پر زور الفاظ میں اس کی تردید کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اگر انکا نہیں تو اسے اپنے تبلیغی کارناموں میں کیوں شمار کیا کرتے ہیں؟

ابوبشارت عبد الغفور خادم سلسلہ حقہ

رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

سنہ ۱۹۳۷ء سے سال رواں تک جن دوستوں نے اپنے لڑکے لڑکیوں کے رشتوں کے متعلق شعبہ رشتہ ناطہ دفتر امور عامہ میں یا براہ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ اور ان کے فائل دفتر ہذا میں کھلے ہوئے ہیں۔ غالباً بعض رشتے ان میں سے ہو چکے ہیں۔ لیکن دفتر ہذا میں کوئی اطلاع نہیں ہے اور فائل بدستور کھلے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے کہ جن احباب کے رشتے ہو چکے ہوں۔ وہ ضرور دفتر ہذا میں ۳۰ ماہ اخاء تک اطلاع دیں۔ تا ایسے فائل داخل دفتر کئے جائیں۔ نیز درخواست ہے کہ احباب دفتر ہذا کی چٹھیوں کا جواب بہت جلد دیا کریں۔ اور رشتہ کی درخواستوں کے ساتھ مکمل کوائف یعنی نام۔ ولدیت۔ عمر۔ قوم۔ پیشہ۔ تعلیم ماہوار آمدنی۔ جائداد۔ اخلاقی جسمانی حالت۔ شرائط و ضرورت نکاح معہ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ صاحب لوکل جماعت احمدیہ تحریر فرمایا کریں۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ دفتر امور عامہ قادیان

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کے نیک اثرات

اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر ۱۵ ستمبر کو سید المرسلین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد ہوئے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر سال اس مبارک تحریک کے نیک اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سرینگر میں اس دفعہ یہ جلسہ خاص شان سے ہوا۔ ملک کے رہنماؤں اور اخبارات نے اس تحریک کی مدح سرائی کی۔ جلسہ کے کوائف اور اس موقعہ پر معزز غیر مسلم لیکچراروں کے الفاظ کا خلاصہ قبل ازیں ارسال کر چکا ہوں۔ سرینگر کے اخبارات نے اس جلسہ کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا ہے۔

روزنامہ "مارتنڈ" نے "پیغمبر اسلام کی بارگاہ میں احترام کے پھولوں کی پیشکش" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔

"آج پانچ بجے کے قریب ایک بھاری جلسہ گول باغ میں منعقد ہوا جس میں ہندو مسلم سکھ اور دیگر اقوام سے متعلق مقررین نے تقاریر کرتے ہوئے بانی اسلام حضرت محمد صاحب کی بارگاہ میں احترام کے پھول چڑھائے پہلی مجلس زیر صدارت سردار عطر سنگھ صاحب گورنر کشمیر منعقد ہوئی دوسری مجلس کے صدر راجہ محمد افضل خانصاحب ہوم منسٹر تھے۔ تیسرے اجلاس کی صدارت شریمتی رامیشوری نہرو پریذیڈنٹ آل انڈیا وومنز کانفرنس نے کی۔ جلسہ رات نو بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا"

(۱۷ ستمبر)

اخبار "مارتنڈ" نے جو سناتن دھرم یووک سبھا کشمیر کا آرگن ہے اس رپورٹ کے ساتھ ایک مقالہ افتتاحیہ بھی بعنوان "نیک قدم" لکھا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"وید اقدس توحید اور صرف توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ بھگوان کرشن ہمیں مساوات کی تلاش کرتا ہے۔ اب اسلام کو لیجئے۔ اور حضرت محمد صاحب کی زندگی کا مطالعہ کیجئے۔ آپ کی زندگی کے حالات ہمیں مساوات کا درس دے رہے ہیں۔ اور توحید کا پرستار رہنے کی ہدایت کر رہے ہیں۔ اور اگر اس تعلیم کے باوجود چند مسلمان اس تعلیم کو نہ سمجھ کر حسب و نسب۔ رنگ و نسل کا امتیاز پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یا چند ہندو چھوت چھات کا صیغہ گردانیں۔ تو یہ اس مذہب کا قصور نہیں۔ بلکہ یہ چند افراد کے دماغ کا قصور تصور ہو سکتا ہے۔ خیال یہ ہے۔ کہ اگر اس قسم کے جلسے ہر ہر مہینے ہوا کریں گے۔ اور ان لوگوں کو مذہب کے صحیح اصولوں سے واقف کیا جائے جو مذہب کی تفریق کی وجہ سے خود اپنے وطنی بھائیوں کو بھائی سمجھنے سے انکار کرتے ہیں۔ جو مذہب کے اصولوں کے منافی آپس میں لڑ کر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر تیار ہوتے ہیں۔ وہ ان معارف سے روشناس ہو کر انہیں برے اور بھلے میں تمیز کرنے کی قوت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور آئے دن جو جھگڑے مذہب کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دور ہو کر آپس میں لوگ شفیق بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں"

(روزنامہ مارتنڈ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو صاحبان بھی اس تحریک کو نہایت مبارک سمجھتے ہیں۔ اس جلسہ کے دوسرے روز محترمہ رامیشوری دیوی صاحبہ پریذیڈنٹ آل انڈیا وومنز کانفرنس سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ تو انہوں نے بھی اظہار مسرت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس نیک کام کے سلسلہ میں اگر مجھے آئندہ بھی کوئی موقعہ ملے تو مجھے از حد خوشی ہوگی۔ آپ نے کہا کہ میرا اکثر قیام لاہور میں ہوتا ہے۔ لاہور اور اس کے نواح میں اس تحریک سے تعاون کے لئے میں ہر وقت حاضر ہوں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری از سرینگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے طول و عرض میں سیرۃ النبی صلعم کے شاندار جلسے

لجنہ اماء اللہ جہلم

مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ جہلم نے سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں متعدد بہنوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر مضمون پڑھے اور نظمیں پڑھیں

خاکسار:۔ سکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ۔

ویروowال

۱۵/۹/۴۲ کو جماعت احمدیہ ویرووال کا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت لالہ رام سرن داس صاحب رئیس ویرووال ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا۔ چوہدری بدر سلطان صاحب اختر مجاہد تحریک جدید نے اسلامی جنگوں کے قوانین اور شرائط بیان کرتے ہوئے غزوات نبوی کے برمحل ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے دشمنوں اور مفتوحوں کے ساتھ آپ کے اسوہ حسنہ کو پیش کیا

ازاں بعد لالہ سانگ رام صاحب رئیس دتاجر نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔ جب کہ چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا پھر جناب پنڈت پرتاپ چند صاحب ایم۔ اے نے تقریر کی۔ اور فرمایا کہ جب بھی دنیا میں تاریکی ہوتی ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی شخص اصلاح کے لئے مامور ہوتا ہے حضرت محمد صاحب ؐ بھی ایسے ہی زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ آپ دنیا میں بے نظیر خوبیوں کے مالک تھے انصاف کے معاملہ میں حضور کی نظر میں اپنے عزیز ترین رشتہ دار اور غیر سب برابر تھے۔ آپ خود سخی تھے اور سخاوت کی قدر کرتے تھے۔ حضرت محمد صاحب نے دنیا کی برائی کے خلاف جہاد کرنے کے علاوہ دختر کشی کی رسم کو بند کر کے وہ شاندار کام کیا۔ جس کی نظیر نہیں ملتی اور اس واقعہ کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ حضرت محمد صاحب پر شروع میں جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے ۱۳ سال تک مکہ میں سخت تکالیف برداشت کیں۔ ان کو کس تلوار نے حضرت محمد صاحب کی غلامی پر مجبور کیا تھا؟ آپ بے نظیر خوبیوں کے مالک تھے آپ کی سادگی عدیم المثال ہے۔

صدر صاحب کے صدارتی ریمارکس کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ مولوی سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی جلسہ کے بعد تشریف لائے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب کی آمد کو غنیمت سمجھتے ہوئے ایک اجلاس رات کو کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے دلچسپ اور مؤثر طریقہ سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر نہایت مدلل اور مؤثر تھی۔ پبلک ہمہ تن خاموشی سے سنتی رہی۔

خاکسار:۔ عبد الحمید خان امیر جماعت

سنور

خادمات الاحمدیہ سنور نے محمد عبد اللہ صاحب احمدی کے مکان پر سیرت النبی کا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں غیر احمدی بہنیں بھی شامل ہوئیں اور انہیں بھی بولنے کا موقعہ دیا گیا۔ ہمارے اس جلسہ کا ان بہنوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور کہا ہم کو تو یہ بتایا گیا تھا۔ کہ احمدی لوگ حضرت رسول کریم کی ہتک کرتے ہیں۔ مگر آج حقیقت کھل گئی۔

سکرٹری خادمات الاحمدیہ سنور۔

لودھراں

مسجد احمدیہ لودھراں میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب منشی محمود خان صاحب لوکل فنڈ کلرک منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اور پھر مختلف اصحاب نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پُراثر تقریریں کیں

محمد منظور احمد خان

ڈنگہ

۱۵ ستمبر کو جلسہ سیرت النبی بصدارت بابو عطا محمد صاحب منعقد کیا گیا۔ بابو صاحب نے اغراض جلسہ بیان فرمائیں اور دیگر احباب نے تقریریں کیں۔ اور پرچہ خاتم النبیین سے مضمون پڑھ کر سنائے

خاکسار:۔ احمد بخش پریذیڈنٹ

کراچی

جلسہ سیرت النبی زیر صدارت ڈاکٹر حامی خان صاحب جماعت کے نئے لیکچر ہال میں ہوا۔ جس میں مسٹر بھاگ چند رچپور سنگ صاحب تھیوسوفیکل سوسائٹی کے سکرٹری نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نبی کریم ؐ دنیا کے ایک بڑے مصلح اور محسن الخیر انسان گذرے ہیں آپ نے تھوڑے عرصہ میں عرب کی وحشی قوم کو ترقی دے کر روحانی انسان بنا دیا۔ جنہوں نے اسی دنیا میں خدا کے ساتھ تعلقات پیدا کر لئے۔ جب کہ دنیاوی تدابیر عربی اقوام کی حالت کے بدلنے میں ناکام اور بے کار ثابت ہو چکی تھی۔ آپ نے قلیل مدت میں اس قوم کی کایا پلیٹ دی۔ آپ کی زندگی آدم زادوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے دنیا کے سامنے بالکل آسان اور سادہ طریق زندگی کے اصول پیش کئے جو دنیا کے تمام اصولوں پر سبقت رکھتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں عفو ودرگذر کا پہلو بہت ہی نمایاں نظر آتا ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن آپ نے اپنے تمام خونخوار دشمنوں کو معافی دے کر ان کے دلوں کو فتح کر لیا اور وہی لوگ آپ کے جان نثار خادم بن گئے۔ آپ کی تعلیم میں ایک زبردست ارتقائی سپرٹ پائی جاتی ہے۔ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ دنیا کے ایک بڑے حصہ میں آپ کے ماننے والوں نے جابجا مدرسے اور دار العلوم قائم کئے۔ جس سے انسانوں کا ایک کثیر گروہ علوم وفنون سے صدیوں تک متمتع ہوتا رہا۔ آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے جلسے ملک کے لئے بہت مفید ہیں۔ پھر پروفیسر کما۔ صاحب نے فرمایا۔ نبی کریم ایک برگزیدہ اور عظیم الشان ہستی ہیں جنہوں نے اپنے حیرت انگیز اور بے نظیر کارناموں سے دنیا کی تاریخ کو بدل ڈالا ہے۔ آپ کی زندگی کے حالات ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے سبق آموز ہیں۔ اگر قرآن شریف کو اصول تسلیم کر لیا جائے تو آپ کی زندگی قرآن شریف کی آئینہ دار ہے آپ ؐ نے مکہ سے بت پرستی کو دور کر کے اس کی جگہ توحید پرستی قائم کر دی اور اپنے ماننے والوں میں بے نظیر اخوت ومودت پیدا کر دی۔ پھر رفیع الزمان خان صاحب نے "مسلمانوں کا سلوک غیر مسلم رعایا کے ساتھ" کے عنوان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ حاجی عبد الکریم صاحب نے نبی کریم کا سلوک دشمنوں سے" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور خاکسار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد کو کس طرح نبھایا کے موضوع پر تقریر کی۔

خاکسار:۔ محمد نواز کنگی سکرٹری تبلیغ

انبالہ شہر

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت سوڈھی سادن سنگھ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل انبالہ شہر منعقد ہوا۔ جس میں بابو محمد مستقیم صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل انبالہ۔ لالہ گوربخش رائے صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل انبالہ۔ لالہ اندرسین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل انبالہ۔ لالہ گنگا رام جین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی انبالہ۔ بابو عبد الغنی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل انبالہ اور صاحب صدر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ لالہ گوربخش رائے صاحب وکیل نے مناسب و مؤثر صوفیانہ انداز میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفاعی جنگوں کا ذکر کیا۔ اور ثابت کیا کہ یہ سب جنگیں قیام امن کے لئے تھیں۔

خاکسار:۔ کرامت اللہ عرف نتھے خان سکرٹری تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کا وعدہ سوفیصدی پورا کرنیوالے احباب

یکم ستمبر ۱۹۴۰ء تک چندہ تحریک جدید سال ششم اضلاع سیالکوٹ - گورداسپور اور امرتسر کے احباب کے نام شائع کرتے ہوئے گذارش ہے - کہ ان اضلاع کے جن احباب کے نام پہلی فہرستوں میں شائع ہوچکے ہیں - یا آج کی فہرست میں ہیں - وہ دیکھ لیں - کہ اگر کسی نے چندہ ادا کر دیا ہے - اور اس کا نام اب تک شائع نہیں ہوا - تو انہیں دفتر تحریک جدید سے دریافت کرنا چاہئے - مگر وہ احباب جنہوں نے ۲- ستمبر یا اس کے بعد ادا کیا ہے - ان کے نام پھر شائع ہوں گے - اس علاقہ کے جو احباب اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے اور انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اعلان "من انصاری الی اللہ" پڑھ لیا ہوگا وہ ماہ اکتوبر میں اپنے وعدے پورے کرنے کی جدوجہد ابھی سے شروع فرماویں - تا آخیر ماہ تک اپنا عہد سوفیصدی پورا کر سکیں -

حکیم فضل حق خان صاحب بٹالہ	۵۰/۰
محمد افضل خان صاحب مع دختر گورنمنٹ پنشنر "	۷۲/۰
عطاء الرحمٰن خان صاحب بٹالہ	۵/۵
چودہری مولاداد صاحب مرحوم و محمد اسمٰعیل صاحب ونجوان	۵۵/۰
غلام حسین صاحب اوجلہ	۱۶/۰
مستری علم الدین صاحب لودھی ننگل	۵/۰
حیات محمد صاحب مرزا جان	۵/۹
فضل الدین صاحب "	۶/۷
محمد الدین صاحب کشمیری "	۵/۴
ہدایت اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب میاہری شیرا	۵/۶
محمد نذیر صاحب ولد ہدایت اللہ صاحب "	۵/۰/۳
محمد اسماعیل صاحب "	۵/۰/۶
مہر بی بی صاحبہ اہلیہ " "	۴/۰
منشی نظام الدین صاحب نبی پور	۲۶/۰
چوہدری فضل احمد صاحب مع اہلیہ گورداسپور	۲۲/۸
بابو شکر الٰہی صاحب اہلیہ وبچگان ننکانہ صاحب	۶۲/۰
ڈاکٹر محمد الدین صاحب مع اہلیہ وبچگان گورداسپور	۵۸/۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب پٹھانکوٹ	۵/۹
والدہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب "	۵/۵
نور احمد ونواب صاحب قلعہ لال سنگھ	۵/۰
عبدالعزیز صاحب " "	۵/۰
ماسٹر غلام محمد صاحب مدرس فیض اللہ چک	۵/۵
عبدالرحمٰن صاحب باگڑی تلونڈی جھنگلاں	۵/۱/۳
چوہدری مبارک علی صاحب دیال سنگھ	۵/۰
مستری جان محمد صاحب "	۵/۰
چوہدری حاکم الدین صاحب "	۵/۴
" فتح محمد صاحب بھینی سیلواں	۲۶/۰
" دین محمد صاحب اٹھوال	۵/۰
میاں اللہ بخش صاحب "	۴/۴
فضل الدین صاحب مہندا صاحب اٹھوال	۵/۲

شیخ علی گوہر صاحب رحیم آباد	۱۳/۷
شیخ برکت علی صاحب "	۲۰/۲
مہر صدر الدین صاحب سارچور	۵/۰
چوہدری حسین بخش صاحب "	۵/۴
" نور احمد صاحب	۵/۰
میاں رحیم بخش صاحب بھیرو چیچی	۵/۰
محمد حسین صاحب دھاریوال	۱۴/۰
چوہدری فضل الدین صاحب شاہ پور امرگڑھ	۱۱/۰
شاہ نواز خان صاحب	۱۲/۴
محمد بخش صاحب خان فتح	۵/۰
حاجی شیر خان صاحب سیالکوٹ	۵/۵
بابو گلاب خان صاحب "	۳۱/۸
چوہدری اللہ دتا صاحب مع دو بنت "	۴۷/۸
مہر غلام حسن صاحب "	۵۰/۲
شیخ عنایت اللہ صاحب "	۵/۰
مہر محمد علی صاحب "	۵/۲
شیخ محمد حسین صاحب "	۶/۴
چوہدری حسن محمد صاحب "	۵/۰
بابو محمد حیات صاحب "	۶/۴
میاں محمد رمضان صاحب "	۱۳/۸
مہر امام الدین صاحب "	۵/۵
خواجہ محمد شریف صاحب "	۵/۱
چوہدری رحمت خان صاحب "	۵/۱۰
میاں محمد شفیع صاحب از طرف والد صاحب مرحوم "	۵/۵
مہر محمد حسین صاحب "	۷/۰
مہر محمد شریف صاحب "	۵/۱
سید محمد شفیع صاحب سیدانوالی "	۱۰/۰
شیخ عبدالرحمٰن صاحب "	۵/۰
سیدہ فضیلت صاحبہ "	۳۱/۰
مجیدہ بیگم صاحبہ "	۹۰/۸
نواب بی بی صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب "	۵/۰/۰

مریم بی بی صاحبہ اہلیہ سید بشیر احمد صاحب سیالکوٹ	۶/۶
اہلیہ صاحبہ عبدالعزیز صاحب "	۱۲/۰
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب "	۶/۰
زینب صاحبہ اہلیہ روشن الدین صاحب "	۱۵/۰
سعیدہ نعیمہ صاحبہ "	۵/۰
مبارکہ بیگم بنت مہر غلام حسین صاحب "	۷/۶
چوہدری جھنڈا خان صاحب اوڑا بھاگوپٹی	۹/۰
" کریم بخش صاحب "	۱۱/۰
خورشید اختر صاحبہ " "	۵/۰

ملک امام الدین صاحب ولد عبدالحفیظ صاحب سمبڑیال	۱۱۰/۰
ملک امام الدین صاحب ولد محکم الدین صاحب "	۱۱/۰
عبدالعزیز صاحب سمبڑیال	۲۵/۰
چوہدری رحمت خان صاحب میانوالی	۷/۰
حکیم ناظر حسین صاحب بھینی بانگر	۵/۲
حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب شملہ	۹/۸
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب جھبور	۵/۵
شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب بہاولپور	۱۵/

(باقی) فنانشل سکرٹری تحریک جدید

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالامال ہوتے ہیں کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں - ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ چیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے آج ہی سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء نرخنامہ منگواکر آزمائشی آرڈر دیویں -

مینیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں - یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں - سبز پیلے دست - قے - ہیچش - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا - اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیداد غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ -

المشتہر - حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ جرمنی کا وزیر خارجہ ربن ٹراپ بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو گیا ہے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ جاپان کے ساتھ حال میں جو معاہدہ ہوا ہے اس میں روس کو بھی شریک کیا جائے۔

جاپان کے جرمنی و اٹلی کے ساتھ معاہدہ کے معاً بعد اس نے برطانیہ سے کشیدگی کا اظہار شروع کر دیا ہے جاپانی قونصل جنرل مقیم برطانیہ کے کہنے پر ایک جاپانی جہاز انگلستان جا رہا ہے۔ تا وہاں سے تمام جاپانیوں کو نکال کر لے آئے۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے جاپانیوں کو نہیں نکالا۔ بلکہ وہ اپنی مرضی سے جا رہے ہیں۔

شملہ ۳۰ ستمبر۔ وائسرائے ہند کی طرف سے گاندھی جی کو ایک خط میں بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ حالت میں کانگرس کو اس کی مطلوبہ آزادی تقریر نہیں دی جا سکتی۔ ایسی آزادی مفاد عامہ کے خلاف ہے۔ گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ بدقسمتی ہے کہ ہم اس سوال پر متفق نہیں ہو سکے۔ کانگرس کے لئے اپنے عقیدہ کو چھوڑ دینا ناممکن ہے وہ مر جائے گی۔ مگر ایسا نہیں کرے گی۔ اگر اسے مرنا ہی ہے تو اپنے عقیدہ کا اعلان کرتے ہوئے مرے گی۔ اب گاندھی جی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلائیں گے۔ مگر ابھی وقت مقرر نہیں ہوا۔ آپ نے کہا۔ کہ خدا ہی جانتا ہے میرا آئندہ پروگرام کیا ہوگا۔

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے پاس جس قدر بھی ضبط شدہ اسلحہ ہے۔ وہ برطانیہ بھیج دیا جائے۔ تا اس سے داخلی تحفظ کا کام لیا جا سکے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اٹلی کا بحری بیڑہ بحر اوقیانوس میں فرانس کی بندرگاہوں میں لانے کی کوشش کی جائے۔ مگر اطالوی مدبرین نے اسے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ اس کوشش میں بہت سا حصہ تو بحیرہ روم میں اور کچھ جبرالٹر سے گذرنے کی کوشش میں تباہ ہو جائیگا

حیدرآباد ۳۰ ستمبر۔ نظام گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ریاست کی حدود میں ستیارتھ پرکاش پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ یہ پروپیگنڈا بالکل غلط ہے۔

ٹوکیو ۳۰ ستمبر۔ جاپانی دفتر خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان امریکہ کے ساتھ متنازعہ مسائل امن کے ساتھ طے کرنے کے لئے تیار ہے

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ اس وقت برطانیہ میں ہر ۳۰ منٹ کے بعد ایک جرمن ہوائی جہاز گرایا جاتا ہے۔ مگر یہ رفتار تسلی بخش نہیں۔ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہر بیس منٹ کے بعد ایک ہوائی جہاز گرایا جائے۔ کیونکہ اس وقت جرمنی میں ہر بیس منٹ کے بعد ایک ہوائی جہاز تیار ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے سائنسدان اس فکر میں ہیں کہ رات کے وقت دشمن کے حملوں کی ناکامی کے ذرائع معلوم کریں۔

شملہ ۳۰ ستمبر۔ اگزیکٹو کونسل میں غیر سرکاری نمائندوں کے ناموں کا عنقریب اعلان کیا جانے والا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ بعض نام بالکل غیر متوقع ہونگے۔ یہ گنجائش بھی رکھی جائے گی۔ کہ جو پارٹیاں بعد میں نمائندے بھیجنے کا فیصلہ کریں۔ وہ بھیج سکیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر گذشتہ ہفتہ میں گیارہ ہزار سے زیادہ بچوں اور عورتوں کو لنڈن سے نکال کر محفوظ دیہات میں پہنچا دیا گیا ہے۔ وہاں ان کے لئے نئے مکانات بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔

برطانیہ کی فضائی طاقت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے جرمنی پر رائل ایئر فورس کے طیاروں کی بمباری بھی شدید تر ہوتی جا رہی ہے۔ فرانسیسی ساحل کی تمام بندرگاہیں بیکار کر دی گئی ہیں۔

جرمنی کی مزید فوجیں ناروے میں پہنچ گئی ہیں۔ پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے نیشنل پارٹی کے سوا سب پارٹیاں توڑ دی گئی ہیں۔ نازیوں کے خلاف لب کشائی کی سنگین سزا دی جاتی ہے۔

سپین کا وزیر داخلہ آج روم روانہ ہو گیا۔ جہاں وہ مسولینی اور کاؤنٹ چیانو سے ملاقات کرے گا۔

ٹوکیو ۳۰ ستمبر ہند چینی کے غیر یقینی حالات کے پیش نظر ہانگ کانگ سے اس کی بندرگاہوں کو جہازوں کی روانگی روک دی گئی ہے۔ بلکہ وہ جہاز جو روانہ ہو چکے تھے۔ واپس بلا لئے گئے ہیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ رائٹر کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت نے مصر میں ہوائی طاقت کو مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور بہت سے ہوائی جہاز وہاں بھیجے جا رہے ہیں۔ ملایا کی حفاظت کے لئے آسٹریلیا سے بہت سی افواج سنگاپور پہنچ گئی ہیں۔ اور بہت سے ہوائی جہاز بھی۔

واشنگٹن یکم اکتوبر۔ کل امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ نے لارڈ لوتھین برطانوی سفیر سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ برما روڈ کھولنے کے متعلق بات چیت ہوئی۔ جب یہ سڑک بند کی گئی تھی۔ تو امریکہ نے اس وقت بھی اسے ناپسند کیا تھا۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ اس سڑک کو بند کرتے وقت یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ جاپان چین کے ساتھ سمجھوتہ کی کوشش کرے گا۔ مگر اس نے تو ہند چینی پر حملہ کر کے سمجھوتہ کی امیدوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے غالباً یہ سڑک کھول دی جائے گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر اس سے ناراض ہو کر جاپان نے برطانوی مقبوضات پر حملہ کیا۔ تو امریکہ صرف زبانی احتجاج پر کفایت نہ کرے گا۔

دہلی یکم اکتوبر۔ صدر کانگرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۱ اکتوبر کو وردھا میں شروع ہوگا کمیٹی کے جو ممبر یہاں ہیں۔ گاندھی جی نے ان سے ملاقات کی۔ مسٹر جناح بمبئی کو روانہ ہو گئے ہیں۔

شملہ یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں اسلحہ سازی کے کام کو ترقی دینے کے لئے ایک اور قدم اٹھایا گیا ہے اور ایک ریلوے ورکشاپ میں ٹینک اور مسلح گاڑیاں بنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مڈل ایسٹ سے ہندوستان کو کوئلہ کے آرڈر مل رہے ہیں۔ گذشتہ چھ ماہ میں آسٹریلیا کی ملکی فوجوں کے لئے ہندوستان سے ایک ہزار ٹن چائے خریدی گئی ہے۔ عراق اور فلسطین سے عمارتی لکڑی۔ سنگاپور سے کپڑ ڈال اور مصر سے بوریوں کے آرڈر سپلائی بورڈ کو موصول ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال پرانا لوہا صرف ½۷ لاکھ روپیہ کا باہر بھیجا گیا تھا۔ مگر اس سال صرف اپریل مئی اور جون میں ایک کروڑ کا بھیجا جا چکا ہے

لنڈن یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے طیاروں نے کل شب پھر برلن پر چھاپہ مارا۔ اور فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ اتنا بڑا حملہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اہل شہر پانچ گھنٹے تہ خانوں میں رہے۔ جرمن توپوں نے بڑے زور سے گولہ باری کی۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ برطانوی ہوائی جہاز کئی بار شہر پر آئے۔ جنوب مغربی جرمنی پر بھی بہت سے حملے کئے گئے۔

چنگ کنگ یکم اکتوبر۔ چینی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی ایشیا میں جاپان کی لیڈری کو وہ کبھی نہ مانے گی۔ اور جاپان نے جرمنی و اٹلی کے ساتھ جو سمجھوتہ کیا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah